

ایمان افروز نظموں کا گلدستہ

پیغامِ مدینہ

ناشر

العبّاس پبلیکیشنز دھلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایمان افروز نظموں کا گلدستہ

پیغام مدینہ

ناشر

مکتبہ دانش قصبہ محمدی ضلع لکھیم پور کھیری (یوپی)

پن کوڈ: ۲۶۰۸۰۴ فون دوکان: ۲۲۲۵۳

فون مکان: ۲۲۳۵۷

کتابت وطباعت: العباس پبلیکیشنز ضیاء الدین پور پوسٹ گوکل پوری، دہلی ۹۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی اَمَّا بَعۡدُ :

اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہش میرے لائے ہوئے دین کے تابع نہ ہو جائے۔ (مشکوٰۃ شریف)

محبت و عشقِ رسول کا معیار یہ ہے کہ ہم آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو اپنائیں۔ اور ان کے دین میں اپنی طرف سے کچھ بھی ترمیم نہ کریں۔ توحید و سنت پر قائم رہیں اور شرک و بدعت کی تمام شکلوں سے پرہیز کریں۔ جو شخص توحید میں پکا ہوتا ہے اس کے گناہ بھی آسانی سے معاف ہو جاتے ہیں۔ ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذرؓ سے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیلؑ آئے اور کہا کہ جو شخص آپ کی امت کا اس حال میں انتقال کر گیا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا۔ وہ جنت میں داخل ہوا۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۳۲۱)

ملا علی قاری حنفی نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے کہ جس نے کسی مستحب کام پر اصرار کیا اور اس کو واجب کا درجہ دیدیا اور شریعت کی رخصت پر عمل نہیں کیا تو اس کو بھی شیطان نے ایک قسم کی گمراہی میں ڈال دیا۔ اب سوچو جس نے کسی بدعت و منکر پر اصرار کیا تو اس کا کیسا حال ہوگا۔ (جلد ۱ صفحہ ۳۵۳)

اور اسی کتاب میں ہے اِنَّ کُلَّ سُنَّۃٍ تَکُوۡنُ شِعَارًا اَھۡلِ الۡبِدۡعَۃِ تَرۡکُھَا اَوۡلٰی یعنی بلاشبہ ہر وہ طریقہ (جو فرض، واجب و سنت نہ ہو بلکہ مباح و سنت ہو) جب

اہلِ بدعت کی علامت بن جائے تو اس کا چھوڑنا بہتر ہے (مرقاۃ جلد سوم صفہ ۶۳)

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد نقشبندی نے کیا خوب فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ہر بدعت گمراہی ہے۔ اب کسی کو یہ حق نہیں کہ وہ کہے بعض بدعتیں گمراہی اور بعض بدعات اچھی ہیں (مکتوبات مجدد)

اسلام کی صحیح تعلیمات کے ماننے اور اپنانے ہی میں نجات ہے۔ اور شرک بدعت پھیلانے والوں کے بہکاوے میں نہ آنے سے ایمان کی حلاوت نصیب ہوتی ہے۔ اور محبتِ رسول کا تقاضہ ہی یہ ہے کہ ان کے پیغام کو دل سے قبول کیا جائے اس حقیقت کو سمجھانے کے لئے یہ روح پرور مختصر مجموعۂ اشعار پیش خدمت ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

کتبہ،

امام علی دانش

عفی عنہ

حمدِ باری تعالیٰ

عالم ترا دیوانہ اے جلوۂ جانانہ
موسیٰؑ بھی ہوئے بیخود پی کر ترا پیمانہ
آنکھوں میں نہیں طاقت جو دیکھ سکیں تجھ کو
ورنہ ترے جلووں سے آباد ہے کاشانہ

کھاتے ہیں ترا یارب پیتے ہیں ترا یارب
پانی بھی دیا تونے، تونے ہی دیا دانہ
ذرّوں کی چمک تجھ سے پھولوں کی مہک تجھ سے
تو حاضر و ناظر ہے گلشن ہو کہ ویرانہ

تو مالکِ جنت ہے تو مالکِ دوزخ ہے
وہ فیضِ کریمانہ یہ عدلِ حکیمانہ
ہر قسم عبادت کی لازم ہے فقط تیری
سجدہ ہو کہ قربانی منّت ہو کہ نذرانہ

بندے ہیں سبھی تیرے تو مالک و خالق ہے
کرتا ہے دعا تجھ سے ہر شخص فقیرانہ
تو ہے ہی محمدؐ کو بخشی ہے مسیحائی
تیری ہی نوازش ہے طیبہ کا شفا خانہ

دانشؔ کو بچا یارب در در کی غلامی سے
یہ بندۂ عاجز ہے توحید کا دیوانہ

حمد باری تعالیٰ

خداوند زمین و آسماں کا حکمراں تو ہے
سبھی کا پالنے والا سبھی کا پاسباں تو ہے

تجھے معلوم ہے سب کچھ بلا شک غیب داں تو ہے
عیاں تو ہے نہاں تو ہے یہاں تو ہے وہاں تو ہے

تری قدرت انوکھی ہے تری صنعت نرالا ہے
بہارستانِ ہستی کا اکیلا باغباں تو ہے

ترے لطف و کرم کی انتہا کوئی نہیں یارب
نہایت رحم والا ہے بڑا ہی مہرباں تو ہے

شہنشاہانِ عالم ہوں وَلی ہوں یا یہ کہ پیغمبر
سبھی جھکتے ہیں تیرے سامنے عظمت نشاں تو ہے

جسے جو کچھ ملا ہے جس نے جو بھی مرتبہ پایا
نوازش ہے تری بے انتہا رحمت فشاں تو ہے

نشانِ بندگی ہے تجھ کو ہی مشکل کشا کہنا
تری حاجت روائی عام ہے روزی رساں تو ہے

رسائی دانش و بینش کی تجھ تک ہو نہیں سکتی
ترے جلوے ہیں چاروں سمت پھر بھی لامکاں تو ہے

نعت شریف

کچھ کفر نے فتنے پھیلائے کچھ ظلم نے شعلے بھڑکائے
سینوں میں عداوت جاگ اٹھی انسان سے انساں ٹکرائے

پامال کیا برباد کیا کمزور کو طاقت والوں نے
جب ظلم و ستم حد سے گذرا تشریف محمدؐ لے آئے

رحمت کی گھٹائیں لہرائیں دنیا کی امیدیں بر آئیں
اکرام و عطا کی بارش کی اخلاق کے موتی برسائے

تہذیب کی شمعیں روشن کیں اونٹوں کے چرانے والوں نے
کانٹوں کو گلوں کی قسمت دی ذروں کے مقدر چمکائے

اللہ سے رشتہ کو جوڑا باطل کے طلسموں کو توڑا
خود وقت کے دھارے کو موڑا طوفاں میں سفینے تیرائے

تلوار بھی دی قرآں بھی دیا دنیا بھی عطا کی عقبیٰ بھی
زخموں پہ خنک مرہم رکھا بے چین دلوں کے کام آئے

عورت کو حیا کی چادر دی غیرت کا غازہ بھی بخشا
شیشوں میں نزاکت پیدا کی کردار کے جوہر چمکائے

توحید کا نعرہ رک نہ سکا اسلام کا پرچم جھک نہ سکا
کفار بہت کچھ جھنجھلائے شیطاں نے ہزاروں بل کھائے

اے نام محمدؐ صلِ علیٰ ماہرؔ کیلئے تو سب کچھ ہے
ہونٹوں پہ تبسم بھی آیا آنکھوں میں آنسو بھی آئے

مسجد میں جماعت جب پہنچی

تبلیغ کی حاجت پہلے تھی کچھ اور بڑھائی لوگوں نے
جب دین کے آگے نفرت کی دیوار اٹھائی لوگوں نے

اسلام میں جس کی اصل نہیں اس چیز کو رائج کرتے ہیں
سُنّت کو ملا کر بدعت میں چھیڑی ہے لڑائی لوگوں نے

سیرت کا بیاں تو بھول گئے علما کی برائی کرتے ہیں
میلادِ رسولِ اکرمؐ کی جب بزم سجائی لوگوں نے

ہم عزمِ حسینی کے حامل ہم فکر یزیدی کے دشمن
پھر بدر کو برپا کر دیں گے گر بات بڑھائی لوگوں نے

وہ نام نبی کا لیتے ہیں منظور ہے ان کو ذکرِ رضا
سنت کے مجاہد جب آئے تب پیٹھ دکھائی لوگوں نے

ہم دینِ نبی کے شیدائی ہرگز نہ بنیں گے ہرجائی
ہم اس کو مٹا کر دم لیں گے بدعت جو بڑھائی لوگوں نے

سب نیک نمازی بن جائیں یہ بات انھیں منظور نہیں
مسجد میں جماعت جب پہنچی کی اس کی دھلائی لوگوں نے

انگریز کے وہ ایجنٹ بنے تکفیر کا فتنہ چھیڑ دیا
جو قوم کے مخلص رہبر تھے کی ان کی برائی لوگوں نے

کہتے ہیں وہ اپنے کو سُنّی، ملت کے بزرگوں کے دشمن
اصحابِ نبی کے اعدا کی توقیر بڑھائی لوگوں نے

کہتے ہیں نبی کا ذکر کرو اصحابِ نبی کا نام نہ لو
اس بات پہ برپا کر دی ہے مذہب میں لڑائی لوگوں نے

(مذکورہ نظم انجمن تحفظِ اسلام محمدی ضلع لکھیم پور کے جلسہ میں پڑھی گئی)

نبی سے یا ولی سے یا رِشی سے کچھ نہیں ہوتا
نہ ہو توفیقِ رب جب تک کسی سے کچھ نہیں ہوتا

بغاوت پر ہو آمادہ تو ڈوبے نوحؑ کا بیٹا
یہاں نام و نسب کی برتری سے کچھ نہیں ہوتا

ابو طالب کے قصے نے حقیقت کھول کر رکھ دی
نہ ہوں آنکھیں تو گھر کی روشنی سے کچھ نہیں ہوتا

نبیؐ کے حکم پر گر جان دینے کا جذبہ ہو
تو اسباب و وسائل کی کمی سے کچھ نہیں ہوتا

نبیؐ کا حکم ٹوٹا ہے تو جیتی جنگ ہاری ہے
نبیؐ کی فوج میں موجودگی سے کچھ نہیں ہوتا

اگر محبوب کی ناراضگی کا ڈر نہ ہو دل میں
تو پھر دعوائے عشق و عاشقی سے کچھ نہیں ہوتا

مدحِ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم

چمن کی روح محمدؐ بہار ہیں اصحابؓ
یہ چاند تارے ہیں جن کو چھپا سکا نہ سحاب

نبیؐ کے ثانی ابو بکرؓ ہیں خدا نے کہا
نبی کے ساتھ وہ فردوس میں رہیں گے سدا

عمرؓ کے نام سے طاغوت تھرتھراتا ہے
جدھر گذرتے ہیں شیطان بھاگ جاتا ہے

مقامِ حضرتِ عثمانؓ کا اسقدر ہے بلند
کیا تھا بہرِ سفارت جنھیں نبی نے پسند

شہید ہوگئے چھیڑی نہ جنگ ملت میں
کھلے نہ فتنۂ باہم کا باب امت میں

علیؓ ہیں فاتحِ خیبر علومِ دیں کے امیں
شہید ہوگئے چھوڑا نہ حکمِ شرعِ متین

حسنؓ نے صلح کے گلشن کی باغبانی کی
معاویہؓ کی امارت کی پاسبانی کی

حسنؓ کے نیک طریقہ کو ہم بھی اپنائیں
کریں لڑائی نہ آپس میں ایک ہو جائیں

کبھی ضمیر فروشی کرو نہ اے دانش
حسینؓ بن کے مٹاؤ یزید کی سازش

محمدؐ چاند ہیں اصحابؓ تارے
یہ سب ہیں رہنما بے شک ہمارے

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

احمد پیارے نبی ہمارے
عبداللہ کے راج دلارے

بن کر آئے رحمتِ عالَم
صلی اللہ علیہ وسلم

چاند عرب کے رہبر سب کے
لیجئے ان کا نام ادب سے

آنحضرتؐ ہیں بڑے مکرّم
صلیّ اللہ علیہ وسلّم

لائے قرآں رب کا فرماں
دنیا بھر پر ان کا احساں

وہ ہیں سب کے محسنِ اعظم
صلی اللہ علیہ وسلم

دین سکھایا نیک بنایا
ظلم مٹایا ایک بنایا

ہو گیا باطل درہم برہم
صلی اللہ علیہ وسلم

ان کی محبت کا ہے تقاضہ
اپنا تو بس ان کا طریقہ

صرف وہی ہیں سرورِ عالم
صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمۡ

(پسند کردہ :- محمد حفظ الرحمٰن افضل و عبدالباری سلّمہما)

نمازیں

(از:- مولوی غلام حسین عارف رحمۃ اللہ)

(۱)

نمازیں نبیؐ کی ہیں آنکھوں کی ٹھنڈک — قضا ہوں نہ ہرگز ہو ممکن جہاں تک
خدا کا عطیہ ہیں لاریب بے شک — یہ ہیں فرض دنیا میں جیتے ہو جب تک
جو ہر وقت ان کی رہے جانچ میں تم — پھنسو گے نہ دوزخ کی پھر آگ میں تم
فحش اور منکر کو ہیں کھونے والی — گناہوں کے داغوں کو ہے دھونے والی
یہ ہر اک عبادت میں ہے سب سے عالی — نمازی کی قسمت ہے روشن اجالی
سکھاتی ہے یہ عاجزی انکساری — بناتی ہے انساں کو محبوبِ باری

(۲)

برتر عبادتوں میں عبادت نماز ہے — بہتر عبادتوں میں عبادت نماز ہے
چکھیں گے بے نمازی نہ فردوس کی شراب — کوثر نماز روضۂ جنت نماز ہے
ہوگی نمازیوں کو نہ تکلیف مرتے دم — تلخیٔ مرگ کیلئے شربت نماز ہے
رحمت سے حق کی دور ہو کیوں بے نمازیو — بندوں پہ کردگار کی رحمت نماز ہے

پڑھتے نہیں نماز مسلمان کیسے ہو؟

اے مومنو! نجات کی صورت نماز ہے

سفیدی پر سیاہی

از، مست انصاری

سجدے بھی کئے خاک مزاروں کی بھی چاٹی　　بتلاؤ تو کیا ہیں یہی احکام الٰہی
جو بات تمہاری ہے شریعت سے الگ ہے　　دو دن بھی نہ فرمانِ محمدؐ سے نبا ہی
سجدے تمہیں عار مزاروں سے عقیدت　　اللہ کرے دور دلوں سے یہ سیاہی
غیرت کی ہے یہ بات بڑے شرم کی جا ہے　　ہو شرک کا سالار محمدؐ کا سپاہی
کیا کیا نہ مزاروں پہ ان آنکھوں نے دکھایا　　توبہ ہے الٰہی مری توبہ ہے الٰہی
سرشارِ عقیدت تجھے یہ بھی نہیں معلوم　　ہوتی ہے ذرا سے میں سفیدی میں سیاہی

علامہ اقبال کا شکوہ مسلمانوں سے

جن کو آتا نہیں دنیا میں کوئی فن　تم ہو　　نہیں جس قوم کو پروائے نشیمن تم ہو
بجلیاں جن میں آسودہ وہ خرمن تم ہو　　بیچ کھاتے ہو جو اسلاف کے مدفن تم ہو

ہو نکو نام جو قبروں کی تجارت کر کے
کیا نہ بیچو گے جو مل جائیں صنم پتھر کے

شور ہے ہو گئے دنیا سے مسلماں نابود　　ہم یہ کہتے ہیں کہ مسلم بھی کہیں تھے موجود
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود　　یہ مسلماں ہیں جنھیں دیکھ کے شرمائیں یہود

یوں تو سید بھی مرزا بھی ہو افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

منفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک　　ایک ہی سب کا نبی دین بھی ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی اللہ بھی قرآن بھی ایک　　کیا بھلی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

خواجہ حالیؔ کا شکوہ

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر — جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر — جھکے آگ پر بہرِ سجدہ تو کافر

مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں

نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں — ولیوں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
شہیدوں سے دن رات مانگیں دعائیں — مزاروں پہ جا جا کے چادر چڑھائیں

نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ ایمان بگڑے نہ اسلام جائے

مولانا سرفراز خاں پاکستانی کے اشعار

اعلیٰحضرت بریلوی کے مجموعۂ کلام حدائق بخشش دوم میں ایک تبرائی نظم ہے جس میں ہے ۔ دیو کے بندوں سے ہم کو کیا غرض — ہم ہیں عبد المصطفےٰ پھر تجھ کو کیا

تو اگر مشرک ہوا پھر ہم کو کیا — پیٹ کا بندہ بنا پھر ہم کو کیا
تو نے کی تحریف قرآن و حدیث — راندۂ درگاہ ہوا پھر ہم کو کیا
خالقِ کون و مکاں کو چھوڑ کر — غیر کے در پر جھکا پھر ہم کو کیا
شرک و بدعت کو کیا تو نے پسند — دینِ احمدؐ سے پھرا پھر ہم کو کیا

ہم تو ہیں اللہ کے بندے سبھی
تو ہے عبد المصطفےٰ پھر ہم کو کیا

مرجائیں گے ایمان کا سودا نہ کریں گے!

ہم دینِ محمدؐ کے وفادار سپاہی
اللہ کے انصار و مددگار سپاہی
اسلام کی عظمت کے نگہدار سپاہی
باطل کو کسی طور گوارا نہ کریں گے!
مرجائیں گے ایمان کا سودا نہ کریں گے

خوشنودیِ رب مقصدِ ہستی ہے ہمارا
قرآن ہی دستورِ اساسی ہے ہمارا
قائد بھی محمدؐ سا مثالی ہے ہمارا
اب ہم کسی رہبر کی تمنا نہ کریں گے
مرجائیں گے اسلام کا سودا نہ کریں گے

ذہنوں کے ہر اک نقشِ کدورت کو مٹا کر
تفریق کے بھڑکے ہوئے شعلوں کو بجھا کر
دم لیں گے ہم انسان کو انساں سے ملا کر
آباد پھر اجڑا ہوا کاشانہ کریں گے
مرجائیں گے ایمان کا سودا نہ کریں گے

صدیقؓ کا دل زورِ علیؓ بخشدے یارب
فیاضیٔ عثمانِ غنیؓ بخشدے یارب
فاروقؓ کی عالی نگہی بخشدے یارب
آراستہ پھر محفلِ جاناناں کریں گے
مرجائیں گے ایمان کا سودا نہ کریں گے

دمِ رُخصت

شوکت قاسمی

نہ پوچھو دل پہ کیا گذری ہے ہم سے
چلے جس وقت ہم اٹھ کر حرم سے

دمِ رخصت ہجومِ رنج و غم سے
لپٹ کر رو پڑے ہم ملتزم سے

قدم مفلوج ہو کر رہ گئے ہیں
نہیں جانا ہے جیسے اب حرم سے

ملا کیا ہم کو ان کی انجمن سے
کوئی پوچھے ہماری چشمِ نم سے

وہ دیکھو جان دے دی پھر کسی نے
وہ اٹھا اک جنازہ پھر حرم سے

نہیں موقوف مال و زر پہ شوکت
یہاں آتے ہیں ہم ان کے کرم سے

روضہ نظر میں ہے

الفت رسولِ پاک کی قلب و جگر میں ہے
آنکھوں پہ پھر حضورؐ کا روضہ نظر میں ہے

سچ ہے مرے نبی کا پسینہ گلاب تھا
خوشبو اسی کی اب بھی نسیمِ سحر میں ہے

دیکھے تو کوئی معجزہ میرے رسول کا
روشن دلیل آج بھی شمس و قمر میں ہے

دل پیش کر رہا ہے سلامی حضور کو
لب پر درود گنبدِ خضریٰ نظر میں ہے

توصیف کیا کرو گے تم اطہر رسول کی
کس میں ہے وہ کمال جو خیر البشر میں ہے

AL ABBAS PUBLICATIONS

العباس پبلیکیشنز